ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

پاکستان کی قومی اسمبلی میں حقوقِ نسواں کیلئے(۱۹۹۷ءتا۲۰۲۱ء)تک کی گئی کوششوں کا: تحقیقی جائزہ

EFFORTS MADE FOR ISLAMIC LEGISLATION IN THE NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN (1997 to 2021): a research review.

Muhammad Zaka Ullah
Ph.D Scholar Department of Islamic Studies
University of Okara,Okara

Abstract

The National Assembly of Pakistan has enacted several laws related to women's rights. One commendable law enacted during this period is the "Sexual Harassment at Workplace Act, 2010." The long struggle for the implementation of this law, which lasted for many years, finally bore fruit and was implemented on March 9, 2010, during the tenure of the Pakistan People's Party. This legislation was enacted with the aim of creating a safe working environment for women, free from harassment, abuse and intimidation, so that they can exercise their right to work in a dignified manner, increase productivity and improve the quality of life. In the period 2010-2012, the National Assembly of Pakistan enacted laws related to women in general.Benazir Income Support Program Act, 2010 is one of those laws that every society makes some laws for its disabled, poor and needy men and women and imposes some responsibilities on them. These laws begin from childhood and end at the end of life.

Keywords: National Assembly laws, Pakistan's legislation, women's rights, women's laws

خواتین کے حقوق اور تحفظ سے متعلق قانون سازی ہر اسلامی ملک کی ترجیح رہی، سعودی عرب، ایران اور عرب ممالک کے بعد پاکستان میں بھی خواتین کے لئے قیام پاکستان سے ہی قانون سازی پر خصوصی توجہ دی گئی اور گھریلو اور دفتری سطح پر اور دیگر کام کی جگہوں پر کام کرنے والی خواتین کے لئے قانون سازی کی گئی اس بارے میں پروفیسر محمد زبیر عباسی خواتین کے قوانین پاکستان کے بارے میں لکھتے ہیں:

> Law commonly refers to a system of rules created and enforced through social or governmental institutions to regulate behavior, with its precise definition a matter of longstanding debateIt has been variously described as a science and the art of justice.[1].

وہ لکھتے ہیں کہ پاکستانی قانون عام طور پر خواتین سے متعلق طرز عمل کو منظم کرنے کے لئے معاشرتی یا سرکاری اداروں کے ذریعہ وضع کردہ اور نافذ کردہ قواعد کے نظام کو وضع کرتا ہے۔ خواتین سے متعلقہ قانون سازی کو سائنس اور انصاف کے فن کے طور پر مختلف طور پر بیان کیا گیا ہے

خواتینِ پاکستان کے قوانین کی تاریخ

پاکستان میں خواتین کے لئے قوانین کا آغاز قیام پاکستان کے بعد ہی ہو گیا تھا اس بارے میں پروفیسر نعمان، سفیر علی لاء ڈکشنری میں لکھتے ہیں:

> Upon the list of the Dominion of Pakistan in 1947 the laws of the erstwhile British Raj remained in force.[2]

[1] Abbasi,Muhammad Zubair"Family Laws In Pakistan".V.3,P371
[2] Numan Nazeer,safeer Ali"Law Dictionarry"Publisher,Nazeer Publishers Ltd Pakistan.P340

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

1947 میں ڈومینین آف پاکستان کی فہرست پر پہلے برطانوی راج کے قوانین نافذالعمل رہے جن کے تحت خواتین کو قانونی طور پر تحفظ حاصل تھااور یہ برطانوی قوانین ہی تھے اور انہی کے تحت خواتین کو دفتری و ملازمت کے تمام موقع پر تحفظ دیا جاتا تھااور نیا قانون کوئی عمل میں نہیں آیا تھا کیونکہ پاکستان کی قانونی تاریخ کے کسی بھی موقع پر آئین کی کتاب کو نئے سرے سے شروع کرنے کاارادہ نہیں تھا۔

عصمت کاحفاظتی قانون

پاکستان کے قانون ساز اداروں نے یہ سفارشات پیش کیں ہیں کہ عورت کو کام کاج کی جگہ پر عصمت کاتحفظ فراہم کیاجائے ان میں اس بات پہ بھی زور دیاہے کہ عورتوں کی عزت وعصمت کاتحفظ یقینی بنایاجائے اور ان کو جسمانی تحفظ فراہم کیاجائے۔اس بارے میں محمد بن یعقوب قریشی لکھتے ہیں:

'' قرن وسطی میں یہودی اپنی خواتین کو عالی ملبوسات زیب تن کرواتے تھے اور کبھی بھی انہیں ننگے سر لوگوں کے درمیان جانے کی اجازت نہیں دیتے تھے اور بے حجابی ایسا جرم تھا جو طلاق کا باعث بنتااور ان کی شریعت کے مطابق ایک یہوی مرد بے حجاب عورت کے سامنے اپنے ہاتھوں کو دعا کے لئے نہیں اٹھا سکتا''[3]

ایک کتاب انجیل متی میں اس بات پر تاکید ہوئی ہے،؛ کہ یہودی خواتین کے حجاب کی بنیاد شریعت موسی (علیہ السلام) سے رکھی گئی ہے اور حضرت موسی (علیہ السلام)اور حضرت شعیب(علیہ السلام) کی بیٹیوں کی داستان کی طرف اشارہ ہوا ہے:

"حضرت موسی نے کہااس کے پیچھے حرکت کریں اور اپنے گھر کا پتہ بتائیں۔ [4]

قرآ وحدیث میں تو جامع انداز میں پردہ کا حکم موجود ہے اس کے ساتھ ساتھ مسیحیت میں بھی پردہ وحجاب کا مذہبی حکم موجود ہے اور مسیحی عورت پر مذہب کا یہ حق ہے کہ وہ پردہ وحجاب کااہتمام کرے اور مزید یہ کہ مسیحی عورت اگر حجاب کرناچاہے تو اسے مذہبی اختیار حاصل ہے جیساکہ مسیحی مذہب کتب میں حجاب کے بارے میں لکھا ہے کہ محرموں کے سامنے مکمل حجاب کااختیار دیا گیاہے۔

مقام کار پر خواتین کو ہراساں کرنے کے خلاف ایکٹ 2010ء

قومی اسمبلی قانون

Protection Against Harassment of Women at the Work Place Act, 2010
General Laws | IV of 2010 | Promulgation Date: March 11 2010.

کام کی جگہ پر خواتین کو ہراساں کرنے کے خلاف تحفظ ایکٹ، 2010

تاریخ قانون سازی

یہ قانون سازی قومی اسمبلی پاکستان میں 11 مارچ 2010 کو ہوئی۔

قانون سازی کاجائزہ

پاکستان پینل کوڈ سے شائع ہونے والا یہ قانون 12 صفحات پر مشتمل ہے۔اس قانون کے آغاز میں چند ایک قانونی اصطلاحات اور تعریفات کے بعد خواتین کو ہراساں کرنے کے قوانین پر بحث کی گئی ہے۔

دفتری سطح پر خواتین ورکر کو عمومی طور پر کئی طرح کے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے جن کو ہراساں کئے جانے میں شمار کیا جاتا ہے اس لئے دفتری سطح پر خواتین کو ہراساں کئے جانے سے تحفظ کے سلسلہ میں ایکٹ 2010ء پاس ہوا ذیل میں اس کو زیر بحث لاتا ہوں۔اس ایکٹ کو ورک پلیس پر خواتین کو ہراساں کرنے کے خلاف تحفظ ایکٹ، 2010 کہا جاسکتا ہے۔ یہ پورے پنجاب تک پھیلا ہوا ہے۔ یہ فوراً نافذ ہو جائے گا۔اس ایکٹ کااطلاق ہر اس ملزم پر ہوتا ہے جو کسی عورت کو ہراساں کرے اور اس ایکٹ میں ملزم سے مراد ہے:

Definitions. In this Act, unless there is anything repugnant in the subject or context[5]

---

[3] محمد بن یعقوب قریشی، حجاب، در اسلام، مکتبہ دار العلم* لاہور، 2019ء، ص39

[4] انجیل متی 79:71

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

"ملزم "کامطلب کسی ادارے کا ملازم یا آجر ہے جس کے خلاف اس ایکٹ کے تحت شکایت کی گئی ہے۔

اس قانون کا اطلاق جرم کی نوعیت کے افراد پر ہو گا۔

جنسی مسائل کا مفہوم

اس ایکٹ میں اس چیز کی وضاحت کی گئی ہے کہ کس عمل کو جنسی ہراسیت شمار کیا جائے گا اس بارے میں لکھا ہے:

"harassment" means any unwelcome sexual advance, request for sexual favors or other verbal or written communication or physical conduct of a sexual nature or sexually demeaning attitudes, causing interference with work performance or creating an intimidating, hostile or offensive work environment, or the attempt to punish the complainant for refusal to comply to such a request or is made a condition for employment[6]

یعنی کہ "ہراساں کرنے "کا مطلب ہے کوئی ناپسندیدہ جنسی پیش قدمی، جنسی پسندیدگی کی درخواست یا دیگر زبانی یا تحریری مواصلت یا جنسی نوعیت کا جسمانی برتاؤ یا جنسی طور پر توہین آمیز رویہ، کام کی کارکردگی میں مداخلت یا خوفناک، دشمنی یا جارحانہ کام کا ماحول پیدا کرنا، یا شکایت کنندہ کو ایسی درخواست کی تعمیل کرنے سے انکار پر سزا دینے کی کوشش یا ملازمت کے لیے شرط رکھی گئی ہے۔

دفتر سے مراد

ہراسیت کے مفہوم کے بعد اس چیز کا تعین کیا گیا ہے کہ ہراسیت کے مقام سے مراد کونسا مقام ہے جس کے بارے میں اس ایکٹ میں لکھا ہے کہ:

"workplace" means the place of work or the premises where an organization or employer operates and includes building, factory, open area or a larger geographical area where the activities of the organization or of employer are carried out and including any situation that is linked to official work or official activity outside the office.

یہاں یہ وضاحت کی گئی ہے کہ کام کی جگہ "سے مراد کام کی جگہ یا وہ جگہ ہے جہاں کوئی تنظیم یا آجر کام کرتا ہے اور اس میں عمارت، کارخانہ، کھلا علاقہ یا ایک بڑا جغرافیائی علاقہ شامل ہے جہاں تنظیم یا آجر کی سرگرمیاں انجام دی جاتی ہیں اور اس میں ایسی کوئی بھی صورتحال شامل ہے جو دفتر کے باہر سرکاری کام یا سرکاری سرگرمی سے منسلک ہے۔ مزید اس کے تحت انکوائری کا طریقہ کار وضع کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

"Inquiry Committee" means the Inquiry Committee established under subsection (1) of section 3[7]

"انکوائری کمیٹی" سے مراد سیکشن 3 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت قائم کردہ انکوائری کمیٹی ہے۔ اس کمیٹی میں ایسے افراد کا تعین کیا جائے گا جو اس ہراسیت کے معاملہ کو اچھی طرح سے دیکھتے ہوں اور وہ اس کی انکوائری کریں گے۔ ان کی اہلیت کے بارے میں لکھا ہے:

"management" means a person or body of persons responsible for the management of the affairs of an organization and includes an employer

"انتظام "کا مطلب ایک شخص یا افراد کا ادارہ ہے جو کسی تنظیم کے امور کے انتظام کے لیے ذمہ دار ہے اور اس میں ایک آجر بھی شامل ہے۔

"organization" means a Federal or Provincial Government Ministry, Division or department, a corporation or any autonomous or semiautonomous body, Educational Institutes, Medical facilities established or controlled by the Federal or Provincial Government or District Government or registered civil society associations or privately managed a commercial or an industrial establishment or institution, a company as defined in the Companies

---

[5] The trotection Against Harassment of Women at the workplace,ACT2010 General Laws | IV of 2010 | Promulgation Date: March 11 2010 The Pakistan Code‹Ministry of Law and Justice , Islamabad, Date: March 11 2010.,P06

[6] The trotection Against Harassment of Women at the workplace,ACT2010,P14

[7] ibid

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.8.No.2 2025

Ordinance, 1984 (XLVII of 1984) and includes any other registered private sector organization or institution[8]

"تنظیم" سے مراد وفاقی یا صوبائی حکومت کی وزارت، ڈویژن یا محکمہ، ایک کارپوریشن یا کوئی خود مختار یا نیم خود مختار ادارہ، تعلیمی ادارے، وفاقی یا صوبائی حکومت یا ضلعی حکومت یا رجسٹرڈ سول سوسائٹی ایسوسی ایشنز کے ذریعے قائم یا زیر کنٹرول طبّی سہولیات یا کسی تجارتی یا صنعتی ادارے یا ادارے کا نجی طور پر انتظام کیا جاتا ہے، کمپنیز آرڈیننس، 1984 (XLVII of 1984) میں بیان کردہ کمپنی اور اس میں نجی شعبے کی کوئی دوسری رجسٹرڈ تنظیم یا ادارہ شامل ہے۔

دفتری انکوائری کا طریقہ کار

جب کوئی عورت کسی ادارہ میں ہراساں کی جائے تو اس وقت اس کی انکوائری ہو گی اور ہر ادارہ اس ایکٹ کے نفاذ کے تیس دنوں کے اندر ایک انکوائری کمیٹی تشکیل دے گا تاکہ اس ایکٹ کے تحت شکایات کی انکوائری کی جاسکے۔ اس انکوائری کا طریقہ کار درج ذیل ہو گا۔

The Committee shall consist of three members of whom at least one member shall be a woman. One member shall be from senior management and one shall be a senior representative of the employees or a senior employee where there is no CBA. One or more members can be co-opted from outside the organization if the organization is unable to designate three members from within as described above. A Chairperson shall be designated from amongst them[9].

کمیٹی تین ارکان پر مشتمل ہو گی جن میں سے کم از کم ایک رکن خاتون ہو گی۔ ایک ممبر سینئر مینجمنٹ سے ہو گا اور ایک ملازمین کا سینئر نمائندہ یا ایک سینئر ملازم ہو گا جہاں CBA نہیں ہے۔ اگر تنظیم اوپر بیان کیے گئے اندر سے تین اراکین کو نامزد کرنے سے قاصر ہے تو تنظیم کے باہر سے ایک یا زیادہ اراکین کو منتخب کیا جا سکتا ہے۔ ان میں سے ایک چیئرپرسن نامزد کیا جائے گا۔

In case a complaint is made against one of the members of the Inquiry Committee that member should be replaced by another for that particular case.

Such member may be from within or outside the organization.

اگر انکوائری کمیٹی کے ممبران میں سے کسی کے خلاف شکایت کی جائے کہ اس مخصوص کیس کے لیے کسی دوسرے ممبر کو تبدیل کیا جائے۔ ایسا ممبر تنظیم کے اندر یا باہر سے ہو سکتا ہے۔

In case where no competent authority is designated the organization shall within thirty days of the enactment of this Act designate a competent authority.[10]

ایسی صورت میں جہاں کوئی مجاز اتھارٹی نامزد نہ ہو، تنظیم اس ایکٹ کے نفاذ کے تیس دنوں کے اندر ایک مجاز اتھارٹی کو نامزد کرے گی۔

ملزم سے جواب طلبی

خواتین کو دفتری سطح پر ہراساں کرنے والے ملزم سے جواب طلب کیا جائے گا جس کا طریقہ کار قانون میں درج ہے کہ:

communicate to the accused the charges and statement of allegations leveled against him, the formal written receipt of which will be given[11]

ملزم کو اپنے اوپر لگائے گئے الزامات اور بیانات سے آگاہ کریں، جس کی باضابطہ تحریری رسید دی جائے گی۔

require the accused within seven days from the day the charge is communicated to him to submit a written defense and on his failure to do so without reasonable cause, the Committee shall proceed ex-parte; and

[8] The trotection Against Harassment of Women at the workplace,ACT2010,P19
[9] The trotection Against Harassment of Women at the workplace,ACT2010,P21
[10] Dr,Zahid Malik, Pakistan Laws for Women Research Review,p,339
[11] Ibid

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

ملزم سے اس دن سے سات دن کے اندر اندر اس سے مطالبہ کرے گا کہ وہ تحریری دفاع جمع کرائے اور بغیر کسی معقول وجہ کے ایسا کرنے میں ناکام ہونے پر، کمیٹی ایک طرفہ کارروائی کرے گی۔

ہراسیت پر سزا

انکوائری کمیٹی انکوائری شروع کرنے کے تیس دنوں کے اندر اپنے نتائج اور سفارشات مجاز اتھارٹی کو پیش کرے گی۔ اگر انکوائری کمیٹی ملزم کو قصوروار پاتی ہے تو وہ مجاز اتھارٹی کو درج ذیل میں سے ایک یا زیادہ سزائیں دینے کی سفارش کرے گی:-

(i) Minor penalties–

(a) censure

(b) withholding, for a specific period, promotion or increment

(c) stoppage, for a specific period, at an efficiency bar in the time-scale, otherwise than for unfitness to cross such bar; and

(d) recovery of the compensation payable to the complainant from pay or any other source of the accused[12]

دفتری سطح پر درج ذیل معمولی سزا دی جاسکتی ہے۔

(a) مذمت

(b) ایک مخصوص مدت، ترقی یا اضافہ کے لیے روکنا

(c) وقفہ، مخصوص مدت کے لیے، ٹائم اسکیل میں ایک ایفیشنسی بار پر، بصورت دیگر اس بار کو عبور کرنے کے لیے نااہلی کے لیے؛ اور

(d) معاوضے کی وصولی جو شکایت کنندہ کو تنخواہ یا ملزم کے کسی دوسرے ذریعہ سے ادا کرنا ہو۔

متذکرہ بالا سزاؤں کے علاوہ بڑی سزائیں ہوسکتی ہیں۔

قانون کا اسلامی تحقیقی جائزہ

پاکستان کی قومی اسمبلی میں 2010ء تا 2012ء کے دورانیہ میں ہونے والی قانون سازی میں سے یہ احسن اقدام ہے۔ پاکستانی خواتین کے روز بروز بڑھتے مسائل کے پیش نظر نئے قوانین کا بھی اضافہ ہوا ہے جس میں موجودہ دور میں بیشتر خواتین گھر اور دفتر، دونوں ذمہ داریاں سنبھالے ہوئے نظر آتی ہیں لیکن انہیں چند مسائل کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے ان کے لئے قانون سازی کی گئی اور پہلے سے موجود قوانین میں بھی عورت کے لئے حفاظتی قوانین موجود ہیں جن میں ترمیم کی گئی۔ یہاں پر دو پہلو قابل غور ہیں، اول خواتین کا تحفظ، دوم خواتین کو شرعی حدود و قیود کیلیے پابند کرنا کہ وہ کام کی جگہ کن باتوں کا خیال رکھیں۔ ان پر اسلامی نظریاتی کونسل کے مباحث کو بھی زیر بحث لاؤں گا۔

عورت کو روزگار کی شرعی اجازت

جب ایک عورت گھر اور دفتر میں کئی ذمہ داریاں نبھاتی ہوتی ہیں جن کے سبب ذہن پر دباؤ پیدا ہونا فطری ہے مگر جب دفتری معاملات میں عورتوں کو دفتری کام کے ساتھ ساتھ غیر قانونی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو اس میں انکی ذہنی پریشانی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے قیام پاکستان کے بعد سے لیکر اب تک کئی بار خواتین کے ملازمت کے معاملات کو سامنے رکھ کر قانون سازی کی گئی اور شرعی اعتبار سے اس پر اسلامی نظریاتی کونسل سے بھی اجازت اور رائے طلب کی گئی۔

خواتین کی دفتری ملازمت

پاکستان میں اسلامی نظریاتی کونسل نے عورتوں کے بنیادی قانونی حقوق سے متعلق ہونے والے مباحث میں عورت کے ملازمت کے حق کو زیر بحث لایا گیا اور اسلامی نظریاتی کونسل نے عورت کو بعض مجبوریوں کی بناپر دفتری ملازمت کی اجازت دیئے جانے پر بھی غور کیا اور بحث ہوئی کہ کچھ شرائط کے ساتھ عورت شرعی حدود و قیود کی پابندی کرتے ہوئے دفتری ملازمت کر سکتی ہے کہ اس کے لئے قانون سازی کی جائے کہ ملازمت کی جگہ پر اسے ہراساں نہ کیا جائے۔ مخلوط قسم کو نظام نہ ہو خواتین ہی خواتین کی سربراہ ہوں اور خواتین کے مسائل کے حل کے لئے خواتین ہی کو مقرر کیا جائے جیسا کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ میں ہے کہ سرحد صوبائی اسمبلی کی

[12] ibid

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

جانب سے استفار کیا گیا مراسلہ نمبر پی اے این دبلیواے ایف پی/86،235،اوراس مراسلہ پر اسلامی نظریاتی کونسل کے اجلاس منعقدہ 21اگست 1986ء میں فیصلہ کیا گیا ہے:

"نیشنل کیڈیٹ کور کا موجودہ نظام اسلامی نظام کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ اس ضمن میں بحر حال کونسل یہ سفارش کرتی ہے کہ اس امر کا اہتمام ضروری ہے کہ دفتری سطح پر خواتین کو تربیت دینے والے مرد نہ ہوں بلکہ خواتین کے لئے خواتین ہی تربیت دینے والی ہوں، انہیں ہراساں نہ کیا جائے، عزت وآبرو کا تحفظ دیا جائے۔"[13]

اسلامی نظریاتی کونسل نے یہ رائے دی ہے کہ گویا عورت پردہ کی چیز ہے لیکن مجبوری ہو کہ کوئی کمانے والا نہیں تو اس صورت میں اجازت ہو گی البتہ اگر کسی خاتون کی شدید مجبوری ہو اور کوئی دوسرا کمانے والا نہ ہو تو ایسی صورت میں عورت کے گھر سے نکلنے کی گنجائش ہو گی، لیکن اس میں بھی یہ ضروری ہے کہ عورت مکمل پردے کے ساتھ گھر سے نکلے، کسی نامحرم سے بات چیت نہ ہو، ایسی دفتری ملازمت اختیار نہ کرے جس میں کسی کے ساتھ تنہائی حاصل ہوتی ہو۔ ان دفتری معاملات سے متعلق پاکستان میں اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات پر قانون سازی بھی کی گئی اور پہلے سے موجود قوانین بھی ہیں۔ پاکستانی معاشرہ میں عورت کو کئی ایک مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے جس کے لئے قوانینِ پاکستان میں 1947 کے بعد سے اب تک کئی بار قانون سازی کی گئی ہے۔

بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام ایکٹ، 2010ء

قومی اسمبلی قانون

Benazir Income Support Programme Act, 2010

General Laws | XVIII of 2010 | Promulgation Date: August 18 2010. (Under Review)

بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام ایکٹ، 2010ء

تاریخ قانون سازی

یہ قانون سازی قومی اسمبلی پاکستان میں 18اگست 2010 میں ہوئی اور یہ قانون پاس ہوا۔

قانون کا اختصاصی جائزہ

قومی اسمبلی سے خواتین کے حق میں پاس ہونے والا یہ قانونی مسودہ 10 صفحات پر مشتمل ہے یہ پروگرام، غیر مشروط امدادی رقوم کی منتقلی کا ایک پروگرام قائم کرنے اور اس کے تمام امور ومعاملات چلانے کے لئے نافذ کیا گیا۔[14]

اس قانونی مسودہ کے آغاز میں میں بتایا گیا ہے کہ یہ پروگرام کس طرح قائم کیا جائے گا، اس پروگرام کے قیام کے مقاصد اور اہداف کیا ہوں گے اور یہ پروگرام کس طرح چلایا جائے گا۔ اس قانون میں جہاں پروگرام کے فرائض منصبی بعینہ بیان کر دیئے گئے ہیں، وہیں پروگرام سے مستفید ہونے والے افراد کی اہلیت کے لئے عمومی رہنما اصول اور رقوم کی ادائیگی کے طریقے بھی بیان کر دیئے گئے ہیں۔[15]

قانون کا اسلامی تحقیقی جائزہ

یہ قانون بے نظیر کے نام سے منسوب ہے لیکن نوعیت کے اعتبار سے یہ قانون معذور، عمر رسیدہ، غریب مرد وخواتین کی امداد کا قانون ہے جو کہ عین اسلامی ہے بلکہ قانون سازی اداروں کو ہزار بار داد دینی چاہیے جنہوں نے یہ قانون سازی کی۔ معذور افراد انسانی معاشرے کا وہ حصہ ہیں جو عام افراد کی نسبت زیادہ توجہ کے مستحق ہوتے ہیں۔ عصر حاضر میں معذور افراد کے لیے جو کوششیں ہو رہی ہیں ان سے کہیں زیادہ اسلام نے چودہ سو سال قبل معذور افراد کے لیے، ان کے تحفظ اور نگہداشت کا اہتمام کیا۔ معذور افراد کی بحالی، تعلیم اور روزگار وغیرہ خصوصی امدادی جہات ہیں۔

---

[13] اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات1986ء تا 1987ء، مطبوعہ اسلامی نظریاتی کونسل اسلام آباد ،ص:114

[14] Benazir Income Support Programme Act, 2010, General Laws | XVIII of 2010 | Promulgation Date: August 18 2010. Criminal Major Acts2022, Asia Law House, Country of Publication: Pakistan2023,P7

[15] Benazir Income Support Programme Act, 2010, ,P8

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

خصوصی توجہ

معذور و عمر رسیدہ افراد کی امداد کی صورت خصوصی توجہ ہے۔ خصوصی توجہ سے مراد وہ حقوق ہیں جو معذور افراد کو ضروریات کی بناء پر حاصل ہوتے ہیں، وجہ حقوق اگر صرف معذوری ہو تو وہ حق نہیں ہوتا بلکہ رحم کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ فطرت نے آپ کے دل میں جو درد انسانیت رکھا ہے اس بناء پر آپ کسی سے اچھا برتاؤ کریں۔ یہ ہر انسان کے اپنے اختیار میں ہوتا ہے کہ وہ کسی سے ایسا برتاؤ کرے یا نہ کرے۔ مگر حق وہ ہوتا ہے جس کے ادا کرنے پر وہ مجبور ہو۔ لہٰذا معذور افراد کی جو ضروریات ہیں ان کی بنیاد رحم و کرم پر نہیں بلکہ وہ ان کے حقیقی حقوق ہیں۔ کوئی بھی مہذب معاشرہ معذور افراد کو نظر انداز کرنے یا انہیں معاشرے میں قابل احترام مقام نہ دینے کا درس نہیں دے سکتا۔ اسلام احترام انسانیت کا علمبر دار دین ہے۔ چونکہ معذور افراد معاشرے میں اپنی شناخت اور وقار کے لیے خصوصی توجہ کے مستحق ہوتے ہیں، اس لیے اسلام نے اس بارے میں بھی خصوصی تعلیمات دی ہیں۔ یہ بات واضح رہے کہ وہ تمام حقوق جو معاشرے کے عام افراد کو میسر ہوتے ہیں، معذور افراد بھی برابری کی بنیاد پر ان حقوق کے مستحق ہوتے ہیں۔ تاہم معذور افراد کو معاشرے کے عام لوگوں کے علاوہ اسلام نے کچھ خصوصی حقوق بھی عطا کیے ہیں، معذور افراد کی قوتوں اور صلاحیتوں کو مناسب انداز میں بروئے کار لاتے ہوئے انہیں معاشرے کا کارآمد جزو بنایا جائے۔ معذور افراد کی نگہداشت اور بحالی کے حوالے سے جو اسلامی تعلیمات، افکار اور خدمات ہیں، ان کا مختصر خاکہ ذیل میں پیش کیا جا رہا ہے۔ سید ابوالاعلی مودودی لکھتے ہیں:

> "اسلام نے زندگی کے معاملات میں ہر فرد کو بلا تمیز رنگ و نسل یا سماجی مرتبہ کے مساوی حیثیت عطا کی ہے یہ عام معاشرتی رویہ ہے کہ معذور افراد کو زندگی کے عام معاملات اور میل جول میں نظر انداز کرنے کی روش اختیار کی جاتی ہے۔ قرآن کریم نے اس روش کی مذمت کرتے ہوئے نفس انسانیت کو عزت و وقار کا مستحق قرار دیا ہے۔ اسلام نے اسلامی نظام زندگی میں معذور زندگی کی حیثیت اپنے آغاز میں ہی طے کر دی تھی۔ سورۃ عبس اسلام کے ابتدائی زمانہ میں نازل ہوئی، اس سورت کی ابتدائی آیات معذور افراد سے متعلق ہیں جن کا مقصد یہ ہے کہ دعوت دین کے پیش نظر ہر وہ آدمی اہم ہے جو طلب حق رکھتا ہو، خواہ وہ اندھا، لنگڑا یا لولا ہی کیوں نہ ہو۔ سورت عبس کی ابتدائی آیات کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام اپنے دامن میں معذور افراد کی زندگی کو کس قدر اہمیت اور قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے؟"[16]

اسلامی نظام حیات ایک عمارت ہے جس طرح کہ نبی کریم ﷺ نے ختم نبوت کو ایک عمارت سے تشبیہ دی ہے۔ اس عمارت کا نقشہ اللہ تعالیٰ نے تیار کیا اور حضور ﷺ نے اس نقشہ کے مطابق عمارت کو تیار کیا۔ اس عمارت کی تعمیر کے لیے نبی کریم ﷺ کو سریا، سیمنٹ اور ریت وغیرہ کی ضرورت تھی اور یہ چیزیں آپ ﷺ کے پاس امانت، دیانت، عدل، ایثار، ایفائے عہد، صداقت اور ادائے حقوق کی صورت میں موجود تھیں لیکن ان تمام چیزوں کے ہوتے ہوئے پختہ اینٹوں (مضبوط ایمان والے لوگوں) کی ضرورت تھی تاکہ عدل و انصاف پر مبنی اسلامی نظام حیات کی عمارت کو پایہ تکمیل تک پہنچایا جا سکے۔

معاشی امداد

اسلام معذور افراد کی معاشی بحالی کی طرف بھی توجہ دیتا ہے تاکہ وہ معاشرے پر بوجھ بننے کی بجائے خود کفیل ہو کر معاشرے کی تعمیر و ترقی میں اپنا مثبت کردار ادا کر سکیں۔ جہاں پر یہ افراد اپنی معیشت کو مستحسن طریقے سے نہیں چلا سکتے، وہاں پر اسلام ان کیلئے سرپرست کا تعین بھی کرتا ہے تاکہ وہ اپنے نظام کو احسن طریقے سے چلا سکیں اور سرپرست کو معذور افراد کے مال کے بہترین تصرف کا حکم دیتا ہے، شریعت کا اصل مقصد معذور افراد کو نقصان سے بچانا ہے۔

ارشاد ہے:

﴿وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ قِيَامًا وَارْزُقُوهُمْ فِيهَا وَاكْسُوهُمْ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَعْرُوفًا۔﴾[17]

متاثرہ افراد کو ان کا مال جسے اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کے لیے سبب معیشت بنایا ہے، مت دو۔ اس میں سے ان کو کھلاؤ، پہناؤ اور ان سے اچھے طریقے سے باتیں کرو۔

اگر تجارت یا کاروباری معاملہ ادھار کا ہو تو اس کو معذور فرد کی طرف سے تحریری شکل میں لانے کے بارے میں ارشاد ربانی ہے:

﴿فَإِنْ كَانَ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيهًا أَوْ ضَعِيفًا أَوْ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهُ بِالْعَدْلِ﴾[18]

جس شخص کے ذمہ حق ہے اگر اس کی ذہنی حالت متاثر ہو یا ضعیف ہو یا تحریر لکھوانے کی قابلیت نہ رکھتا ہو، تو اس کا ولی عدل کے ساتھ لکھوائے۔

---

[16] مودودی، سید ابوالاعلی، تفہیم القرآن، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، پاکستان، 2000ء، 425/3

[17] النساء 5:4

[18] البقرۃ 282:2

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

گویا کہ اسلام نے معذور افراد کی معاشی اور کاروباری مدد کا حکم دیا ہے کہ وہ کاروبار اور سرمایہ کاری کریں۔اللہ تعالیٰ کا فرمان عالیشان ہے :

لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبُوا وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبْ[19]

"مردوں کا اس میں حصہ ہے جو انہوں نے کمایا اور عورتیں جو کچھ کمائیں وہ ان کیلئے آمدن ہے"۔

کاروبار مرد اور عورت دونوں کا حق خواہ وہ معذور ہو یا تندرست ہو۔" رجال" اور" نساء" کے الفاظ جنس کی شمولیت کے اعتبار سے عام ہیں جو معذور مرد اور معذور عورت دونوں کو شامل ہیں۔

روزگار میں تعاون

اسلام معذور اور عمر رسیدہ افراد کو ملکی تعمیر و ترقی اور نظم سیاست میں اپنا کردار ادا کرنے کے لیے سیاسی طور پر بحال دیکھنا چاہتا ہے اس لئے ان کے ساتھ روزگار میں تعاون کیا جائے۔اسلام کی لازوال اور ابدی تعلیمات کی روشنی میں یہ بحالی کا نتیجہ ہی تھا کہ معذور افراد ریاست مدینہ کی تعمیر و ترقی اور نظم حکومت میں معذور صحابہ کرام روشن اور مثالی کردار ادا کرنے کے قابل ہو گئے جو جدید ترقی یافتہ اقوام کے لیے ایک بنیادی کردار اور مشعل راہ کی حیثیت رکھتا ہے۔حضرت عبداللہ بن ام مکتوم ایک نابینے صحابی تھے نبی کریم ﷺ نے اپنی عدم موجودگی میں انہیں ریاست مدینہ کا گورنر مقرر کیا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ معذور افراد کے لئے بھی سرکاری ملازمت میں کوٹہ ہونا چاہیے۔

«عَنْ أَنَسٍ،أَنَّ النَّبِيَّ □ اسْتَخْلَفَ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ عَلَى الْمَدِينَةِ مَرَّتَيْنِ»[20]

حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دو مرتبہ حضرت عبداللہ بن ام مکتوم کو مدینہ کا نائب مقرر کیا۔

اسی طرح حضرت عبداللہ بن ام مکتوم نے نبی کریم ﷺ کی مدینہ منورہ سے عدم موجودگی کے دوران مسجد نبوی ﷺ کی امامت کے فرائض بھی انجام دیے، کیونکہ عہد اسلامی میں جس شخص کے پاس نیابت وخلافت ہوتی تھی،امامت کا منصب بھی اسی کے پاس ہوتا تھا۔

تیزاب گردی ترمیمی ایکٹ 2011ء

قومی اسمبلی قانون

The Acid Control and Acid Crime Prevention Act, 2011

تیزاب گردی ترمیمی ایکٹ 2011ء

تاریخ قانون سازی

قومی اسمبلی پاکستان کے فوجداری قوانین میں ترمیم کرتے ہوئے یہ قانون سازی 28 دسمبر 2011ء کو قومی اسمبلی میں ہوئی۔

قانون سازی کا اختصاصی جائزہ

یہ قانونی مسودہ مختصر ہے جو کہ تین صفحات پر مشتمل ہے اس میں ابتدائی طور پر چند ایک خواتین سے متعلق قوانین کا حوالہ دیا گیا اور انہیں کے تناظر میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ تیزاب پھینکنے سے ایک عورت کی پوری زندگی متاثر ہو جاتی ہے لہذا حکومت نے اس طرح کے واقعات کی روک تھام کے لئے سخت قانون بنایا ہے۔

جس کے تحت تیزاب سے حملہ کے کیس کی سماعت دہشت گردی کی عدالت میں کی جائے گی۔خواتین کو معاشی سرگرمیوں میں زیادہ سے زیادہ سہولیات پہنچانے کی خاطر پنجاب حکومت نے سرکاری و نجی اداروں میں یہ لازم قرار دیا ہے کہ وہ ڈے کیئر سینٹرز کا قیام عمل میں لائیں۔[21]

تیزاب گردی کی روک تھام کیلئے کام کی جگہوں پر نوکری میں پیشہ خواتین کی سہولت ان کے کام کی جگہ پر ان کے بچوں کے لئے ڈے کیئر سنٹرز کا قیام کو قانونی طور پر ضروری قرار دیا گیا اور وویمن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ اس حوالے سے مالی تعاون بھی فراہم کرتا ہے۔

---

[19] النساء:32

[20] السجستانی، ابو داؤد سلیمان بن الاشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد بن عمرو الازدی، سنن ابو داؤد، المکتبہ العصریہ ، بیروت،كِتَاب الْخَرَاجِ وَالْإِمَارَةِ وَالْفَيْءِ،بَابٌ فِي الضَّرِيرِ يُوَلَّى، رقم الحدیث 2931،۔3/541

[21] The Acid Control and Acid Crime Prevention Act, 2011, Criminal Major Acts2022, Asia Law House, Country of Publication: Pakistan2023,P3

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

ہمارا معاشرہ بنیادی طور پر مردانہ معاشرہ ہے اور یہ تصور کیا جاتا ہے کہ مرد کا عورت کو مجبور کرنا اور اس پر تشدد کرنا جائز عمل ہے۔اور مرد کو اس بات کا پورا حق حاصل ہے ایسی جاہلانہ سوچ کے باعث بہت فوجداری قانون (دوسرا)ان ترمیمی ایکٹ 2011ء،اس ترمیم کے ذریعے تعزیرات میں ایسی دفعات شامل کی گئی ہیں جن میں تیزاب یا ایسے کسی دوسرے خطرناک مادے کے ذریعے زخمی کرنے کے جرم پر بھاری سزائیں رکھی گئی ہیں۔ [22]

قانون کا اسلامی تحقیقی جائزہ

یہ قانون عین اسلامی ہے اور مرد ہو یا عورت سب کو اپنی عزت، جان، مال کا تحفظ حاصل ہونا چاہیے۔ بالخصوص عورت کو بہت سی جگہوں پر جسمانی تشدد آمیز سلوک برداشت کرنا پڑتا ہے۔ حکومت نے اس حوالے سے ایک جامع پالیسی ترتیب دی ہے۔ جس میں خواتین پر تشدد کے خاتمے اور متاثرہ خواتین کی دادرسی کے لئے با قاعدہ طور پر ایک ادارہ قائم کیا جانا جس کا مقصد خواتین کی شکایت درج کرنے سے لے کر ان کو تمام سہولیات ایک ہی چھت تلے مہیا کرنا ہے اس احسن اقدام ہے۔اس سلسلے میں ون ونڈو آپریشن کا نظام وضع کیا گیا ہے۔[23] مختلف قوانین کے ذریعے جہاں ایک عام آزاد عورت کو تحفظ فراہم کیا گیا ہے وہیں ان خواتین کی حالت بہتر بنانے کے لئے بھی اقدامات کئے گئے ہیں جو کسی جرم کی پاداش میں جیل میں ہیں۔مزید قرآن وحدیث کی روشنی میں عورت کے عزت و آبرو اور جان ومال کے تحفظ پر اسلامی دلائل اوپر ذکر کر چکا ہوں۔

قومی کمیشن برائے خواتین حیثیت 2012ء

قومی اسمبلی قانون

National Commission on the Status of Women Act, 2012

General Laws | VIII of 2012 | Promulgation Date: March 10 2012.

نیشنل کمیشن برائے خواتین حیثیت 2012

تاریخ قانون سازی

یہ قانون سازی 10 مارچ 2012ء کو قومی اسمبلی پاکستان میں ہوئی۔

قانون سازی کا اختصاصی جائزہ

یہ قانونی مسودہ بنا "قومی کمیشن برائے خواتین کی حیثیت (NCSW)2012" جو کہ 12 صفحات ہ مشتمل ہے۔اس مسودہ میں پاکستانی معاشرہ میں مختلف مقامات پر خواتین کے مسائل کے حل کیلئے ایک کمیشن تشکیل دیا گیا ہے۔

ای سی ایس ڈبلیو کا قیام

مارچ 2012ء میں عورتوں کے عالمی دن کے موقع پر صدر مملکت نے اس بل کی منظوری دے دی جس کے تحت ایک خود مختار اور مؤثر قومی کمیشن برائے خواتین کی حیثیت (NCSW) قائم کیا گیا ہے۔ خواتین کی سہولت کے لئے خصوصی طور پر خاتون محتسب کا تقرر کیا گیا ہے۔[24] اس کمیشن کے اقدامات میں چند ایک اہداف شامل ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔[25]

---

[22] روزنامہ جنگ ۲۹ ستمبر ۲۰۱۵ء

[23] روزنامہ جنگ ۸ مارچ ۲۰۱۵ء

[24] عورتوں کی حیثیت پر قومی کمیشن کا ایکٹ ۲۰۱۰، یہ کمیشن ۲۰۰۰ء سے صدارتی آرڈیننس کے تحت پہلے ہی قائم کر دیا گیا تھا۔نئے قانون نے کمیشن کی ساخت اور کام کو مضبوط کیا ہے اور اسے مزید خود مختاری دی ہے۔

[25] National Commission on the Status of Women Act, 2012, General Laws | VIII of 2012 | Promulgation Date: March 10 2012. The Pakistan Code،Ministry of Law and Justice , Islamabad,P3

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

خواتین فنڈ

جیسا کہ مصیبت زدہ اور قیدی خواتین کے فنڈ کے قانون میں بھی ترمیم کر کے وزارت انسانی حقوق کو یہ اختیار دیا گیا کہ وہ جیل میں بند خواتین کو مالی اور قانونی مدد فراہم کرنے کے لئے یہ فنڈ استعمال کر سکتی ہے۔

خواتین مفاد پالیسی

تمام سرکاری و نیم سرکاری دفاتر میں پالیسیز بنانے وقت خواتین ممبران کی تعداد کو ضروری قرار دیا گیا ہے۔اس حوالے سے پنجاب گورنمنٹ نے 2014ء میں ایک ایکٹ بنایا۔اس اقدام کا مقصد بھی عورتوں کے حقوق کا تحفظ کرنا اور انہیں فیصلہ سازی کے اختیارات میں شامل کرنا ہے۔[26]

روایتی حقوق کا تحفظ

خواتین کی وراثتی جائیداد کو از خود منتقلی کا قانون بھی پنجاب میں بنایا گیا ہے تا کہ عورتوں کو وراثت میں ان کا شرعی حق بغیر کسی دشواری کے حاصل ہو جائے۔[27]

گھریلو تحفظ

حکومت نے خواتین کے حقوق کے تحفظ کے حوالے سے قانون سازی کی ہے کہ کوئی شخص بھی اپنی ماں، بہن بیٹی بیوی کو گھر سے بے دخل نہیں کر سکے گا جب تک عدالت کوئی فیصلہ نہیں کرتی۔[28] پنجاب اسمبلی نے خاص طور پر خواتین کی جائیداد کے تحفظ کے لئے 27 دسمبر 2012 میں ایک بل پاس کیا جس کا نوٹیفکیشن 5 جنوری 2013ء کو ہوا۔جو خواتین کے وراثتی حقوق کے تحفظ کے لئے انتہائی اہم اقدام ہے۔[29]

قانون سازی

دفاتر میں جنسی طور پر ہراساں کرنے کے بارے میں 2012ء میں پنجاب ایکٹ بنایا گیا اس حوالے سے 2013ء یہ ترمیم کی گئی ہے کہ دفاتر میں اس حوالے سے کمیٹیاں قائم کی جائیں جو شکایات کی جانچ پڑتال کریں۔خواتین خاتون محتسب کو اس حوالے سے درخواست بھی دے سکتی ہے نیز اس قانون کا اطلاق پورے صوبہ پنجاب میں ہو گا۔[30] پاکستان میں خواتین پر گھریلو تشدد بہت زیادہ عام ہے گھریلو تشدد کی روک تھام کے لئے 2012ء میں ایک ایکٹ بنایا گیا۔[31] اس قانون کے ذریعے خواتین اپنی شکایات درج کرواسکتی ہیں۔اور مجرم کو سزا بھی ہو سکتی ہے۔[32]

جبری شادی

خواتین دشمن رواج بل مثلاً: جبری شادی اور عورتوں کے خلاف دوسرے رسوم و رواج، مثلاً دیوانی یا فوجداری مقدمے ختم کروانے کے بدلے عورتوں کو نکاح میں دینا وغیرہ ان سب رسوم و رواج کے خاتمے کے لئے قانون بنایا گیا ہے جسے عورت مخالف رواجوں کا سد باب (فوجداری قانون میں ترمیم) کا ایکٹ، 2011ء کا نام دیا گیا ہے۔[33] روزنامہ جنگ 4 دسمبر 2015ء، دفتر میں عورتوں کو ہراساں کرنے کا ایکٹ 2010ء، ایک اور ترمیم کے ذریعے جنسی ہراسانی کے جرم کو تعزیرات میں شامل کیا گیا اور اس کی سزا بڑھائی گئی۔[34]

---

[26] روزنامہ دنیا، لاہور، ۲۱ مارچ ۲۰۱۳ء

[27] http://wdd.punjab.gov.pk/legal_initiatives, Retrieved on : 06-12-2015

[28] روزنامہ نوائے وقت، ۲۵ دسمبر ۲۰۱۵ء

[29] http://wdd.punjab.gov.pk/legal_initiatives, Retrieved on : 06-12-2015

[30] http://wdd.punjab.gov.pk/related_laws_and_rules, Retrieved on : 06-12-2015 ...

[31] گھریلو تشدد (بچاؤ اور تحفظ کا ایکٹ، ۲۰۱۲ء

[32] علوی، ثریا بتول، پروفیسر، عالمی یوم خواتین اور مسلمان عورت، ص:15

[33] عورت مخالف رواجوں کا سد باب (فوجداری قانون میں ترمیم) کا ایکٹ، ۲۰۱۱ء؛ روزنامہ جنگ، ۶ دسمبر ۲۰۱۵

[34] علوی، ثریا بتول، پروفیسر، عالمی یوم خواتین اور مسلمان عورت، ص:17

قانون کا اسلامی تحقیقی جائزہ

قومی اسمبلی پاکستان کے ذریعے خواتین کی حیثیت کے کمشین کا قیام احسن اقدام ہے۔ یہ قانون عین اسلامی ہے اور مرد ہو یا عورت سب کو اپنی عزت، جان، مال کا تحفظ حاصل ہونا چاہیے۔ بالخصوص عورت کو بہت سی جگہوں پر جسمانی تشدد آمیز سلوک برداشت کرنا پڑتا ہے۔ حکومت نے اس حوالے سے ایک جامع پالیسی ترتیب دی ہے۔ اسلام عورت کو زمانہ جاہلیت کے قوانین سے نکال کر عزت و شرف کا مقام دیتا ہے جو کہ اس کمیشن کے اہم ترین اہداف میں شامل ہے ہمیں اللہ کے سچے مخبرِ صادق نبی ﷺ پر نازل ہونےوالے قرآن سے یہ تو پتہ چل گیا ہے کہ عرب میں بدبختی کا یہ عالم تھا کہ وہ بیٹی کے نام سے نفرت کرتے تھے اور عجیب انکا ایک یہ نظریہ بھی تھا کہ وہ خود تو بیٹی سے نفرت کرتے تھے لیکن جب اللہ کے ساتھ کسی رشتے کو منسلک کرنے کی معاذ اللہ باری آتی تو وہ بیٹی ہی اللہ کیلیے ثابت کرتے تھے۔ ارشادِ ربانی ہے:

وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ الْبَنَاتِ سُبْحَانَهُ وَلَهُمْ مَا يَشْتَهُونَ۔

"اور یہ لوگ خدا کے لیے تو بیٹیاں تجویز کرتے ہیں (حالاں کہ) وہ ان سے پاک ہے اور اپنے لیے وہ جو چاہیں (یعنی بیٹے)"

اس دور میں جس سے ہم گزر رہے ہیں ایسے ظالم لوگ موجود ہیں جو بیٹی پیدا ہونے پر اسے زندہ کسی چوراہے میں پھینک آتے ہیں، سننے میں آیا ہے کہ لوگ آج بیٹی کے جہیز سے ڈرتے ہیں اور اس کی موت پر خوشی کا اظہار کرتے ہیں اور بیٹی بیمار ہونے پر اس کا علاج نہیں کراتے یہاں تک کہ وہ اپنی بیماری سے لڑتے لڑتے سسکتے سسکتے موت کے منہ میں چلی جاتی ہے۔ ایسے لوگوں کے بارے اللہ نے فرمایا:

وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ مِنْ إِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ ۔[35]

" اور اپنی اولاد کو فقر کے ڈر سے قتل نہ کیا کرو۔ ہم تمہیں اور ان کو رزق دیں گے"

اور جب اللہ اس سسک سسک کر مرنے والی کو دوبارہ زندہ کرے گا اور اس سے سوال کرے گا بتا تیرا قاتل کون ہے تو آج تو اسے گھر میں دبا کے مار دیا لیکن کل اللہ کے عذاب سے کیسے بچے گا جب وہ اس مرنے والی کو زندہ کرے گا۔ ارشادِ ربانی ہے:

وَإِذَا الْمَوْؤُودَةُ سُئِلَتْ بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ۔[36]

"اور جب زندہ دفن کی گئی لڑکی سے پوچھا جائے گا o کہ اسے کس جرم میں قتل کیا گیا"

تب اللہ کی بارگاہ میں کیسے بچے گا ایسا قاتل انسان، یقیناً اس کی گرفت بہت سخت ہے۔ اور اسکا عذاب بہت ہی سخت ہے ایسے سنگدل لوگوں کو اللہ کی پکڑ سے بہت بہت ڈرنا چاہیئے۔ اور کچھ لوگ تو بیٹی کو اس لئے بھی خود قتل کر دیتے ہیں کہ وراثت میں سے حصہ نہ دینا پڑے گا اور کچھ تو زندہ کو ہی دیتے ہی نہیں اللہ کو دونوں کام پسند نہیں۔

بالا خر خواتین کا کمیشن قائم ہونا احسن اقدام ہے جس میں خواتین پر تشدد کے خاتمے اور متاثرہ خواتین کی دادرسی کے لئے باقاعدہ طور پر دادرسی ہو گی جس کا مقصد خواتین کی شکایت درج کرنے سے لے کر ان کو تمام سہولیات ایک ہی چھت تلے مہیا کرنا ہے اس احسن اقدام ہے۔ اس سلسلے میں یہ ایک ون ونڈو آپریشن کا نظام وضع کیا گیا ہے۔[37]

خلاصہ تحقیق

پاکستان کی قومی اسمبلی میں حقوقِ نسواں کے حقوق سے متعلق کئی طرح کی قوانین سازی کی گئی۔ اس دورانیہ میں قابل تحسین قانون بناوہ ہے "کام کی جگہ پر جنسی ہراسیت کے خلاف قانون 2010ء" اس قانون کے نفاذ کے لئے کئی سال پر پھیلی طویل جدوجہد بالا آخر رنگ لائی اور 9 مارچ 2010 کو پاکستان پیپلز پارٹی کے دور اقتدار میں یہ قانون نافذ ہوا۔ یہ قانون سازی اس مقصد کے تحت کی گئی کہ خواتین کے کام کرنے کے لئے محفوظ ماحول پیدا کیا جائے جو ہراسیت، بدسلوکی اور ڈراؤ دھمکاؤ سے پاک ہو تا کہ باوقار طریقے سے کام کے حق کی تکمیل ہو سکے، پیداواری صلاحیت میں اضافہ ہو اور معیار زندگی میں بہتری آئے۔ پاکستان کی قومی اسمبلی میں 2010ء تا 2012ء کے دورانیہ میں عمومی طور پر خواتین سے متعلق قوانین بنائے گئے ان میں سے چار پر اسلامی تحقیقی جائزہ پیش کیا گیا جو کہ درج ذیل ہیں۔

1) کام کی جگہ پر خواتین کو ہراساں کرنے کے خلاف تحفظ ایکٹ، 2010

---

[35] الانعام 6:151

[36] التکویر 81:9

[37] روزنامہ جنگ ۸ مارچ ۲۰۱۵ء

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

2) بے نظیر انکم سپورٹ پرو گرام ایکٹ، 2010ء
3) تیزاب گردی ترمیمی ایکٹ 2011ء
4) نیشنل کمیشن برائے خواتین حیثیت 2012

''بے نظیر انکم سپورٹ پرو گرام ایکٹ، 2010ء'' ان قوانین میں سے ہے جو قوانین ہر معاشرہ اپنے معذور، غریب اور نادار مرد و خواتین کے لئے کچھ قوانین بناتا ہے اور کچھ ذمہ داریاں ان پر عائد کرتا ہے۔ ان قوانین کی ابتدا بچپن سے ہی ہو جاتی ہے اور اختتام، اختتام زندگی ہے۔

''تیزاب گردی ترمیمی ایکٹ 2011ء'' ان قوانین میں سے ہے جو قوانین زندگی میں جہاں مردوں کے لئے مختلف قوانین بنائے جاتے ہیں وہیں پر عورتوں کے لئے جنسی درندوں سے حفاظت کے بھی مختلف قوانین موجود ہیں جن میں کاروباری قوانین موجود ہیں کہ وہ چار و چار دیواری یعنی دفتر میں بیٹھ کر کام کر سکیں اور اور اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پال سکیں۔

''نیشنل کمیشن برائے خواتین حیثیت 2012ء'' ان قوانین میں سے ہے جو قوانین پاکستان میں 1947 کے بعد سے مختلف ادوار میں خواتین کے لئے قانون سزی ہوتی رہی اور مختلف جہات کے اعتبار سے انہیں اسلامی اصولوں کے عین مطابق قانونی تحفظ دیا گیا کیونکہ اسلام نے جہاں پر معاشرے کے مختلف طبقات کے قوانین کا ذکر کیا وہاں پر خواتین کو بھی ان کے قانونی حقوق سے محروم نہیں کیا بلکہ بہت جامع انداز میں ان کے قوانین بیان کئے ہیں۔ مگر اس پر ایک پلیٹ فارم موجود نہیں تھا۔ اس کمی کو پورا کرنے کیلئے 2012ء میں کمیشن کی صورت دی گئی۔

تجاویز

1. پاکستان ایک اسلامی جمہوری ملک ہے جس میں ہر شعبہ زندگی پر توجہ دی گئی ہے (1997ء تا 2021ء) اس دورانیہ میں قابل تحسین قانون سازی ہوئی ہے۔
2. خواتین کی عزت و آبرو کے لئے بنائے گئے قونین میں ''کام کی جگہ پر جنسی ہراسیت کے خلاف قانون 2010ء'' پاس ہوا ہے۔
3. اس قانون کے نفاذ کے لئے کئی سال پر پھیلی طویل جد و جہد بالا آخر رنگ لائی اور 9 مارچ 2010 کو پاکستان پیپلز پارٹی کے دور اقتدار میں یہ قانون نافذ ہوا۔
4. یہ قانون سازی اس مقصد کے تحت کی گئی کہ خواتین کے کام کرنے کے لئے محفوظ ماحول پیدا کیا جائے جو ہراسیت، بدسلوکی اور ڈراؤ دھمکاؤ سے پاک ہو تا کہ باوقار طریقے سے کام کے حق کی تکمیل ہو سکے، پیداواری صلاحیت میں اضافہ ہو اور معیار زندگی میں بہتری آئے۔
5. پاکستان کی قومی اسمبلی میں 2010 تا 2012ء کے دورانیہ میں عمومی طور پر خواتین سے متعلق قوانین بنائے گئے۔
6. کام کی جگہ پر خواتین کو ہراساں کرنے کے خلاف تحفظ ایکٹ، 2010 بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام ایکٹ، 2010ء تیزاب گردی ترمیمی ایکٹ 2011ء نیشنل کمیشن برائے خواتین حیثیت 2012 قوانین بنائے گئے۔
7. بے نظیر انکم سپورٹ پرو گرام ایکٹ، 2010ء'' ان قوانین میں سے ہے جو قوانین ہر معاشرہ اپنے معذور، غریب اور نادار مرد و خواتین کے لئے کچھ قوانین بناتا ہے اور کچھ ذمہ داریاں ان پر عائد کرتا ہے۔ ان قوانین کی ابتدا بچپن سے ہی ہو جاتی ہے اور اختتام، اختتام زندگی ہے۔
8. تیزاب گردی ترمیمی ایکٹ 2011ء'' ان قوانین میں سے ہے جو قوانین زندگی میں جہاں مردوں کے لئے مختلف قوانین بنائے جاتے ہیں وہیں پر عورتوں کے لئے جنسی درندوں سے حفاظت کے بھی مختلف قوانین موجود ہیں جن میں کاروباری قوانین موجود ہیں کہ وہ چار و چار دیواری یعنی دفتر میں بیٹھ کر کام کر سکیں اور اور اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پال سکیں۔
9. نیشنل کمیشن برائے خواتین حیثیت 2012ء'' ان قوانین میں سے ہے جو قوانین پاکستان میں 1947 کے بعد سے مختلف ادوار میں خواتین کے لئے قانون سزی ہوتی رہی اور مختلف جہات کے اعتبار سے انہیں اسلامی اصولوں کے عین مطابق قانونی تحفظ دیا گیا کیونکہ اسلام نے جہاں پر معاشرے کے مختلف طبقات کے قوانین کا ذکر کیا وہاں پر خواتین کو بھی ان کے قانونی حقوق سے محروم نہیں کیا بلکہ بہت جامع انداز میں ان کے قوانین بیان کئے ہیں۔ مگر اس پر ایک پلیٹ فارم موجود نہیں تھا۔ اس کمی کو پورا کرنے کیلئے 2012ء میں کمیشن کی صورت دی گئی۔

سفارشات

اس تحقیقی مقالہ کی روشنی میں درج ذیل سفارشات پیش کروں گا:

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

1. پاکستان ایک اسلامی جمہوری ملک ہے جس میں ہر شعبہ زندگی پر توجہ دی گئی ہے(1997ء تا 2021ء)اس دورانیہ میں قابل تحسین قانون سازی ہوئی ہے ان قوانین پر عمل درآمد کیلئے کوششیں کی جائیں۔
2. خواتین کی لئے ہونے والی قانون سازی جس مقصد کے تحت کی گئی اس مقصد کی تکمیل کیلئے خواتین کے کام کرنے کے لئے محفوظ ماحول پیدا کیا جائے۔
3. کام کی جگہ کو جو ہر اسیت، بدسلوکی اور ڈراؤ دھمکاؤ سے پاک کیا جائے اور باوقار طریقے سے کام کے حق کی تکمیل کی جائے۔
4. پاکستان میں معیشت وروزگار کے مواقع پر پیداواری صلاحیت میں اضافہ کے اقدامات کئے جائیں اور اور معیار زندگی میں بہتری لائی جائے۔
5. تیزاب گردی ترمیمی ایکٹ 2011ء''ان قوانین میں سے ہے جو قوانین زندگی میں جہاں مردوں کے لئے مختلف قوانین بنائے جاتے ہیں وہیں پر عورتوں کے لئے جنسی درندوں سے حفاظت کے مزید مختلف قوانین بنائے جائیں۔
6. خواتین کمیشن برئے تحفظ حقوق نسواں کو مالی امداد دے کر کامیاب بنایا جائے۔اس کمی کو پورا کرنے کیلئے 2012ء میں کمیشن کی صورت دی گئی اسے مزید بہتر بنایا جائے
7. خواتین کے حقوق ومسائل پر سیمنار اور تحقیقی کام کی مزید ضرورت ہے اسے پورا کرنے کے لئے تعلیمی اداروں میں توجہ دلائی جائے۔